مفتی محمد مراد ھالیجوی مدظلہ
شیخ الحدیث جامعہ حمادیہ منزل گاہ سکھر

مرتد اور اولاد المرتد کی شرعی حیثیت

اصول دین میں کسی بھی اصل کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ مثلاً توحید، رسالت، قیامت وغیرہ کا منکر اگر ابتداً کافر تھا۔ تو اب بھی کافر رہے گا۔ لیکن پہلے مسلمان تھا بعد میں اصول دین کا انکار کیا تو مرتد کہلائے گا۔

ختم نبوت اصول دین میں شامل ہے اس کا منکر مرتد ہے۔ یہ ایک واضح بات ہے اور مسلمانوں کے تمام مسالک میں سے کوئی بھی اس میں اختلاف نہیں رکھتا۔ اس لئے جو شخص مسلمان تھا بعد میں قادیانی یا لاہوری مرزائی عقیدہ اختیار کیا وہ اجماع امت اور دلائل قطعیہ سے مرتد ہے۔ اور جو شخص کسی قادیانی یا مرزائی کے گھر پیدا ہوا وہ بھی مرتد ہے۔ فقہاء امت کا اس میں اجماع ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی بھی فقیہ نے اس کے مرتد ہونے میں اختلاف نہیں کیا۔ ملک العلماء علامہ کاسانی اپنی مشہور زمانہ کتاب بدائع الصنائع، ج ۷ ص ۱۳۹ میں رقم طراز ہیں"

وان كان مولودا فى الردة بان ارتد الزرجان ولدهمانم حملت المراة من زوجها بعد ردتها وهما مرتدان على حالهما وفهذا الولد بمنزلته ابويه له حكم الردة"

یعنی میاں بیوی دونوں مرتد ہوگئے اور ان کے یہاں اولاد نہ تھی بعد میں بیوی اپنے خاوند سے حاملہ ہوئی اور دونوں مرتد رہے۔ تو ماں باپ کی طرح اس بچہ پر مرتد ہونے کا حکم لگے گا۔ فقیہ الامت علامہ ابن ہمام فتح القدیر ج ۵ ص ۳۲۷ پر لکھتے ہیں

"اما جبر الولد فلانه يتبع ابويه اواحد هما فى الدين فيكون مسلماً باسلامها و مرتد بردتهما فلما كان مرتداً بردتهما اجبر كما يجبران"

یعنی مرتد کی اولاد کو اسلام لانے پر اس لئے مجبور کیا جائے گا۔ کہ دین میں ماں باپ دونوں یا ایک کا تابع ہوتا ہے پس دونوں کے مسلمان ہونے پر مسلمان کے حکم میں ہوگا۔ اور دونوں کے مرتد ہونے کی صورت میں مرتد ہوگا۔ جس طرح مرتد ماں باپ کو اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس اولاد کو بھی مجبور کیا جائے گا۔ صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی ج ۲ ص ۶۰۶ پر لکھتے ہیں

"واذا ارتد الرجل و امراته والعياذ بالله ولحقا بدارالحرب فحملت المراة فى دارالحرب فولدت ولد وولد لولدهما ولد فظهر عليهماجميعاً فالو لدان فئى

"یعنی مرد اور عورت (العیاذ باللہ) مرتد ہو کر دار الحرب فرار ہوگئے۔ وہیں دار الحرب میں عورت حاملہ ہو گئی اور بچہ جنا اور اولاد کو بھی اولاد ہو گئی بعد میں ان سب پر غلبہ حاصل ہوا تو یہ بیٹے پوتے سارے مال غنیمت میں سے ہوں گے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بیٹے پوتے ساری اولاد کا ایک ہی حکم ہے۔

اگر کسی کو شبہ لگے کہ اولاد پر مرتد ہونے کا حکم صرف دار الحرب میں فرار ہوجانے کی صورت میں ہے۔ شاید دارالاسلام میں مرتد کو اگر اولاد ہو تو اسکا حکم مختلف ہوگا۔ اس شبہ کو رد کرتے ہوئے علامہ اکمل الدین محمد بن محمود

البابرتی اپنی مایہ ناز کتاب العنایہ شرح الہدایہ ج ۵ ص ۳۲۷ پر فرماتے ہیں

"قیل ذکر دارالحرب وقع اتفاقاً فانها اذا حبلت فی دارنا ثم لحقت بہ بدارالحرب فالجواب کذالک لعلہ مشتمل علی فائدہ وہی ان العلوق متی کان فی دارالحرب کان العبد عن الاسلام باعتبار الدار لکون الدار جھتہ فی الاستبتاع فی الجبرھناک یکون جبراً ھنا بالطریق الاولی"

یعنی دارالحرب کی قید اتفاقی ہے ورنہ دارالاسلام میں مرتدہ اگر حاملہ ہوجائے تب بھی یہی حکم رہیگا شاید اس قید کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب دارالحرب میں حمل ٹھہرے تو اسلام سے دور جا کر حمل ٹھہرا اور جب دارالاسلام میں حمل ٹھہرے گا تو دار کے لحاظ سے اسلام کے قریب حمل ٹھہرا۔ کیونکہ اولاد کا حکم ماں باپ والا لگانے میں دار بھی ایک سبب ہے تو جب وہاں حمل ٹھہرنے کی صورت میں جبر ہوگا تو یہاں دارالاسلام میں حمل ٹھرنے کی صورت میں بطریق اولیٰ اسلام لانے پر مجبور کیا جائیگا۔ علامہ سعدی آفندی نے عنایہ کے حاشیہ میں اس مسئلہ کی مزید وضاحت کی ہے۔ طوالت کے خوف سے چھوڑ دیتا ہوں۔

فقہا ملت حنفیہ بیضاء کی اتنی تصریحات کے بعد قادیانیوں کی اولاد کو اھل کتاب سے ماننا ایک ناقابل فہم بات ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ پر مزید تحقیق و تدقیق کی ضرورت نہیں مگر نورعلیٰ نور کے مصداق اھل کتاب کی تشریح بھی قانون اسلامی کے ماہرین کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔ علامہ ابن القدیر شرح ہدایہ پر لکھتے ہیں "الکتابی من یومن بنبی ویقر بکتاب" ج ۳ ص ۱۳۵ یعنی اھل کتاب وہ ہیں جو نبی پر ایمان لائیں۔ اور کتاب کا اقرار کریں۔ مثلاً یہودی موسٰی علیہ السلام کو مانتے ہیں اور تورات کو آسمانی کتاب کہتے ہیں۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو نہیں مانتے جو موسیٰ علیہ السلام اور تورات کے بعد آئے ہیں۔ اس طرح نصاری عیسی علیہ السلام اور انجیل کو مانتے ہیں مگر محمد ﷺ اور قرآن مجید کو نہیں مانتے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اہل کتاب ایسا ٹولہ جو سچے نبی اور سچی کتاب پر اپنے منحرف عقیدہ کے مطابق ایمان لاتے ہیں اور انبیاء سابقین اور کتاب سابقہ کو بھی مانتے ہیں صرف بعد میں آنے والے سچے نبی اور سچی کتاب کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کی اولاد اس قانون پر پوری نہیں اترتی کیونکہ وہ ایک جھوٹے شخص کو نبی مانتے ہیں۔ اور جھوٹی عبارتوں کو آسمانی وحی سمجھتے ہیں۔ ایسے شخص کو اہل کتاب سے سمجھنا فہم کا قصور ہے۔ مثال کے طور پر نصاریٰ کے نزدیک یہودی اہل کتاب ہیں کیونکہ نصاریٰ کتاب تورات کو بھی مانتے ہیں۔ لیکن یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق نصاریٰ اہل کتاب میں سے نہیں کیونکہ یہودی عیسی علیہ السلام اور انجیل کو سچا ہی نہیں مانتے یہ مثال محض شرط کو ذہن نشین کرانے کے لئے دی گئی ہے ورنہ مماثلت من کل الوجوہ نہیں ہے۔ کیونکہ قادیانی نہ صرف ہمارے عقیدہ کے مطابق بلکہ فی الواقع ایک جھوٹے مدعی کو نبی کو مانتے ہیں۔

فتویٰ کی مستند کتاب الدرالمختار ج ۲ ص ۲۸۹ پر نبی اور کتاب کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں (وصح نکاح کتابیتہ) ذکرہ تنزیہا (مومنہ بنبی) مرسل (ومقرۃ بکتاب) منزل

اہل کتاب کی تعریف کرتے ہوئے نبی کے ساتھ مرسل کی قید لگائی ہے یعنی اہل کتاب ایسے شخص کو کہا جائے گا۔

جو نبی مرسل یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں سے بھیجے ہوئے نبی کو مانتا ہو، جو شخص جھوٹے نبی کو مانتا ہو وہ نبی مرسل پر ایمان پر ایمان لانے والا نہیں کہلائے گا۔ اور کتاب کے ساتھ منزل کی قید لگا کر وضاحت کردی کہ غیر منزل یعنی جھوٹی کتاب کو ماننے والا اہل کتاب سے نہیں۔

علامہ ابن ہمام فقیہ امت کی تعریف اور صاحب الدر المختار کی تشریح کے بعد قادیانیوں کو اہل کتاب کا حکم لگانا فقہ اسلامی سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ علامہ شامی اپنی کتاب رد المحتار ص ۲۸۹ میں "قولہ مقترۃ بکتاب" کے ذیل میں لکھتے ہیں

"فی النھر عن الذیلعی ان من اعتقد دیناً سماویاً ولہ کتاب منزل کصحف ابراہیم و شیث وزبور داؤد فھو من اہل کتاب فتجوز نا کحتھم و اکل ذبائحھم"

یعنی جو دین سماوی پر اعتقاد رکھتا ہو اور اس کو منزل کتاب بھی ہو جیسے صحیفہ ابراہیم و شیث علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام کا زبور تو وہ اہل کتاب ہے۔ اس سے نکاح کرنا اور اس کا ذبیحہ کھانا حلال ہے دین کے ساتھ سماوی کی قید لگا کر من گھڑت دین کو خارج کیا کہ جعلی دین والا آدمی اہل کتاب سے نہیں ہے

قادیانیوں کا دین سماوی نہیں بلکہ من گھڑت ہے اور قادیانیوں کا پیشوا جھوٹا مدعی نبوت ہے ان سے اہل کتاب جیسا سلوک کرنا از روئے شرع حرام ہے۔ بلکہ ان سے مرتد جیسا سلوک کیا جاوے گا۔ یہی قانون اسلامی کا صریح تقاضہ ہے خلاصہ بحث یہ کہ اہل کتاب کے لئے دو شرط ہیں ایک یہ کہ اہل کتاب وہ شخص ہے جو سچے نبی اور سچی کتاب سماویہ کو اپنے منحرف عقیدہ کے مطابق مانتا ہو اگر جھوٹی کتاب کو وحی اور جھوٹے مدعی نبوت کو نبی مانتا ہو تو وہ اہل کتاب نہیں ہوسکتا۔ جیسے قادیانی

دوسری شرط یہ ہے کہ ہر آنے والی سچی امت اپنے سے پہلے والی سچی امت کو اہل کتاب کہہ سکتی ہے لیکن بعد میں آنے والی سچی امت کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے۔ جیسے عیسائی یہودیوں کو اہل کتاب کہہ سکتے ہیں یہودی عیسائیوں کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے۔ اور امت محمد یہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عیسائیوں اور یہودیوں کو اہل کتاب کہہ سکتے ہیں۔ لیکن عیسائی اور یہودی مسلمانوں کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے۔ اس قاعدہ کے مطابق قادیانی اگر بالفرض سچی امت ہوئے تب بھی اہل کتاب نہیں کہا جاسکتا۔ وہ جھوٹے دجال کے متبع ہیں۔ ان کو اہل کتاب کیسے کہا جاسکتا ہے چونکہ قادیانی مرتد ہیں اس لئے ان کو مسلمانوں کے ملک میں امن و امان کے ساتھ رہنے کی شرعاً اجازت نہیں دی جاسکتی اگر بالفرض خلاف واقع ذہنی تصور کیا جائے تب بھی ذمہ قبول نہ کرنے کی صورت میں امن و امان کا معاہدہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن ہمام اپنی کتاب فتح القدیر ج ۵ ص ۳۰۳ پر تحریر کرتے ہیں

"قید بادائھا لانہ من امتنع عن قبولھا نقض عھدہ"

یعنی جزیہ کی قبولیت سے انکار کرنے پر ذمیت کا معاہدہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور واجب القتل ہے۔ چند سطر آگے مزید لکھتے ہیں کہ

" والذی عندی ان سبہ صلی اللہ علیہ وسلم و نسبتہ مالا ینبغی الی اللہ تعالیٰ ان کان

مالا یعتقد ونہ کنسبتہ الولد الی اللہ تعالی وتقد س عن ذالک اذا اظہر بہ لقتل بہ"
یعنی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف نامناسب باتیں منسوب کرنے والا اگر ان باتوں کا برملا اظہار کریگا تو اسکا معاہدہ ختم ہوجائے گا۔ اور واجب القتل ہوگا۔ مذکورہ بالا عبارت ذمیوں کے لئے دو شرائط بیان کرتی ہے۔

ایک یہ کہ ذمیت قبول کرے اگر کوئی ذمیت قبول نہیں کرے گا تو اس کو واجب القتل سمجھا جائے گا۔ قادیانی اپنے آپ کو ذمی نہیں سمجھتے اور نہ قبول کرتے ہیں بلکہ وہ آئین کے ایسے فقروں جس سے ان کا غیر مسلم ہونا ثابت ہوتا ہے انکار کرتے ہیں بلکہ طعن تشنیع کرتے ہیں اور طنز کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی اور اللہ تعالیٰ کے حق میں نامناسب باتیں نہ کہے۔ اگر کسی ذمی نے ایسا کیا تو اس کا معاہدہ ختم ہوجائے گا۔ اور واجب القتل ہوگا۔ قادیانی بھی اللہ تعالی کے بارے میں نامناسب باتیں لکھتے ہیں مرزا کے خاص مرید قاضی یار محمد بی او ایل پلیڈر اپنے مرتبہ ٹریکٹ نمبر ۳ موسومہ اسلامی قربانی ص ۱۲ پر تحریر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا ہے۔ سمجھنے کے لئے اشارہ کافی ہے۔

اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ اس سے زیادہ اور کوئی بے ہودہ بات ہوسکتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی جائے اور یہ کتاب جن میں بے ہودہ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ قادیانی جماعت کی طرف سے مسلسل چھپ رہی ہیں۔ یہ برملا اظہار ہے نتیجہ کے طور پر قادیانیوں میں ذمیت کی دونوں شرائط مفقود ہیں اور محارب اور واجب القتل ہیں۔ اسلامی مملکت میں ان کے ساتھ ذمیوں والا سلوک کرنا از روئے شرع ناجائز ہے۔

دفاعی بحث مرتد کی سزا قتل ہے۔ یہ قرآن اور حدیث کا قطعی فیصلہ ہے۔ لیکن کچھ جدت پسند لوگ دل سے اس کے قائل نہیں ہیں۔ یوں ملحدین اور اباحیت پسند لوگوں کے مسلسل پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر دین کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں اور اولیٰ حیثیت ان کے یہاں دنیا کی ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ دین کی وجہ سے کسی کو قتل کرنا مذہبی جنون ہے لیکن یہ لوگ انسانی دنیا میں اپنی مصنوعی لکیریں (بین الاقوامی سرحدیں) کھینچ کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنتے ہیں۔ لکیر سے اس طرف کا انسان اپنے ہی ہم جنس انسان کو بسا اوقات ہم مذہب اور ہم نسل انسان کو تباہ کرنے کے لئے کروڑوں اربوں روپے کے منصوبے بناتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں انسانوں کی جانیں تلف ہوچکی ہیں اور مسلسل تلف ہورہی ہیں یہ روشن خیالی ہے۔

لیکن دین کے حکم کے مطابق کسی مرتد کو قتل کرنا تاریک خیالی اور جنون ہے۔ تف ہے اس روشن خیالی پر انسانی دنیا کو مصنوعی خطوں میں تقسیم کرکے ہر خطہ کے ساتھ وفاداری فرض عین سے بڑھ کر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ خطے نہ خدا کے بنائے ہوئے ہیں نہ رسول کے لیکن اتنے اہم قرار دیئے گئے ہیں کہ اگر کسی کی وفاداری مشکوک ہوجائے تو دنیا کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہر جگہ واجب القتل ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص خدا کی بتائی ہوئی حدود کی خلاف ورزی کرے بلکہ بغاوت کرے اور مرتد ہوجائے تو خدا اور رسول کی وفاداری سے بغاوت (ارتداد)

پر اسے قتل کرنے کی سزا دینا ملائیت ہے

بریں عقل و ہمت بباید گریست

دنیا کے بنائے ہوئے جعلی نظریوں کی وفاداری جان سے اہم ہے مثلاً روس میں رہنے والا اگر کمیونزم سے منحرف ہوجائے تو واجب القتل ہونا قرار پاتا ہے۔ جیسا کہ روس میں کروڑوں جانوں کو باغی قرار دے کر تلف کیا گیا ہے۔ اور چین میں سوشلزم کے خلاف عقیدہ رکھنے والا گردن زدنی ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی جاہ و جلال کا مالک ہو جیسے ماضی قریب میں چار کے ٹولہ کا حشر ہوا کیا خدا کے نازل کردہ نظریے کی اتنی بھی اہمیت نہیں کہ اس سے منحرف ہونے والے کو خالق حقیقی کے حکم پر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

نظریاتی مملکت میں دو چیزیں ہوتی ہیں ایک دھرتی دوسرا نظریہ ان دونوں میں نظریہ دھرتی سے زیادہ اہم ہے کیونکہ نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دھرتی حاصل کی جاتی ہے۔ جیسے اسلام کو عملاً نافذ کرنے کے لئے مملکت پاکستان حاصل کی گئی اور دھرتی کے غدار کو آئین پاکستان کی رو سے واجب القتل قرار دیا جاتا ہے۔ اور اسے سزائے موت دی جاتی ہے۔ تو نظریہ کا غدار یعنی مرتد تو بطریق اولیٰ واجب القتل ہے۔

اگر دھرتی کے غدار کو قتل کرنے سے حقوق انسانی متاثر نہیں ہوتے تو نظریہ کے غدار کو قتل کرنے سے حقوق انسانی پر کیوں زد پڑتی ہے۔

مرتد کی سزا پر عام طور پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اتنے سارے مرتدوں کو قتل کرنا عملاً محال نہ ہو تو بھی مشکل ضرور ہے۔ اسکے متعلق عرض یہ ہے کہ قادیانی اتنے بہادر نہیں ہیں کہ مرتد کی سزا کے عملی نفاذ کے یقین ہونے کے بعد بھی اپنے ارتداد پر مُصر رہینگے۔ اور حوصلہ کے ساتھ مرتد کی سزا قبول کرینگے۔ موت کی سزا تو بڑی بات ہے صرف ۱۹۸۷ کے آرڈیننس کی خلاف ورزی کی شکایت پر جسکی سزا زیادہ سے زیادہ تین سال قید ہوسکتی ہے۔ اسکے ڈر سے انکا پیشوا مرزا طاہر ایسا بھاگا کہ لندن جا کر اپنے آقاؤں کے یہاں جا کر دم لیا۔

اگر آج مرتد کی سزا کا سنجیدگی سے اعلان ہوجائے تو کچھ سچے مسلمان بن جائیں گے۔ کچھ بھاگ جائیں گے۔ اور کچھ منافق بن جائیں گے۔ لیکن منافق کی نسل نہیں چلتی ہے جیسے عبداللہ بن ابیّ رئیس المنافقین تھا لیکن اسکا بیٹا عبداللہ حضور اکرم ﷺ کا سچا صحابی تھا۔ اس طرح منافقوں کی اولاد بھی سچے مسلمان بن جائیں گے۔ اور یہ امت مسلمہ کا پرانا ناسور ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے گا۔

سیدنا معاویہ پر اعتراضات کا علمی تجزیہ

پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی (قیمت -/200 روپے)

بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
فون 51196